Very Good!
Nov 20, 1986

1

91 پطرُس کو ملامت

کبھی کبھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم مسیح کی زندگی کے بیان کی قیمت پر اُسکی موت کے بیان بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور یہ ممکن بھی ہے ۔ اِسکا بھی اِمکان موجود ہے کہ ہم اُسکی موت پر اِسقدر سخت بےحِسی سے توجہ دیں کہ صلیب ، باپ کی محبت اور یسوُع کی زندگی کا قدرتی عرُوج معلوُم نہ ہو ۔ مگر یہ حقیقت معنی خیز ہے کہ کلامِ مقدس میں کسی دوسرے دِن کے واقعات اتنی تشریح اور تفصیل سے تحریر نہیں ہوئے جتنے اُس دن کے ... اگر مسیح کی تمام زندگی اِس حد تک تفصیلاً قلمبند کی جاتی تو نئے عہد نامے کی جِلد کے برابر چار سو جِلدیں درکار ہوتیں ۔

جب یسوُع دُعا میں مشغُول تھا تو تینوں شاگرد سو رہے تھے ۔ لیکن اُن کے برعکس یہوُداہ اسکریوتی جاگ رہا تھا ۔ وہ اپنی سازش کو آخری شکل دینے میں مصرُوف تھا ۔ جُونہی یسوُع اپنی مناجاتوں سے فارغ ہوکر شاگردوں کی طرف آیا تو یہوُداہ سپاہیوں کے ایک دستے کے ساتھ جو مسلّح تھا مشعلیں لئے باغ میں آ گیا ۔ یہ کم بخت آلۂ کار یسوُع کو پہچان نہیں سکتے تھے ۔ غلطی سے بچنے کیلئے یہوُداہ نے ایک نشان مُقرر کر رکھا تھا ۔ وہ سیدھا یسوُع کے پاس جاکر بولا " اے ربی سلام " اور اُسکو بوسہ دیا ۔ یہ اُجرتی کارندے گلیل کے مشہور نبی کو دیکھتے ہی مرعوب ہوکر پیچھے ہٹ گئے ۔ لیکن آخرکار حوصلہ کرکے اُنہوں نے یسوُع کو پکڑ لیا اور اُسے باندھ کر لے گئے ۔ یہ سب کچھ پطرس سے برداشت نہ ہو سکا اور اُس نے تلوار کے ایک ہی بے رُخے وار سے سردار کاہن کے نوکر کا کان اُڑا دیا ۔ مگر تلواریں خواہ دوستوں کی ہوں خواہ دشمنوں کی دونوں ہی فضول اور بےکار تھیں ۔ اگر یسوُع اپنی طاقت استعمال کرنا چاہتا تو اُس کے دشمن اُس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتے تھے ۔ اُس کے پختہ مقصد اور یہودیوں کی نفرت کے سامنے اُسکے دوست اُسکو چھڑا نہیں سکتے تھے ۔

الہٰی محبت اور شیطانی حقارت ، خُدا کے عظیم مقاصد اور انسانوں کے زوال پذیر ارادے صلیب کے گِرد آپس میں ٹکراتے ہوئے مِلتے ہیں ۔ بائبل مُقدس میں متی 26 باب اُسکی 47 سے 56 آئیت تک لکھا ہے ۔

" ... یہوُداہ جو اُن بارہ میں سے ایک تھا آیا اور اُسکے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آ پہنچی اور اُسکے پکڑوانے والے نے اُن کو یہ نشان دیا تھا کہ جِسکا میں بوسہ لوں وہی ہے ۔ اُسے پکڑ لینا اور فوراً اُس نے یسوُع کے پاس آکر کہا اے ربی سلام ! اور اُسکے بوسے لئے ... یسوُع نے اُس سے کہا میاں ! جس کام کو آیا ہے وہ کر لے اِس پر اُنہوں نے پاس آکر یسوُع پر ہاتھ ڈالا اور اُسے پکڑ لیا ۔ اور دیکھو یسوُع کے ساتھیوں میں سے ایک نے ہاتھ بڑھا کر اپنی تلوار کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اُسکا کان اُڑا دیا ۔ یسوُع نے

اُس سے کہا اپنی تلوار کو میان میں کر لے کیونکہ جو تلوار کھینچتے ہیں وہ سب تلوار سے ہلاک کیئے جائیں گے۔ کیا تو نہیں سمجھتا کہ میں اپنے باپ سے منت کر سکتا ہوں اور وہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زیادہ میرے پاس ابھی موجود کر دے گا؟ مگر وہ نوشتے کہ یونہی ہونا ضرور ہے کیونکر پورے ہونگے؟ اُسی گھڑی یسوع نے بھیڑ سے کہا کیا تم تلواریں اور لاٹھیاں لے کر مجھے ڈاکو کی طرح پکڑنے نکلے ہو؟ میں ہر روز ہیکل میں بیٹھکر تعلیم دیتا تھا اور تم نے مجھے نہیں پکڑا۔ مگر یہ سب کچھ اِسلیئے ہوا ہے کہ نبیوں کے نوشتے پورے ہوں۔ اِس پر سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔"

رومیوں نے دیگر مغلوب لوگوں کی طرح یہودیوں کو بھی کافی حد تک آزادی دے رکھی تھی۔ وہ اپنے مقامی مسائل "تقریباً" اپنی مرضی کے مطابق حل کر سکتے تھے بشرطیکہ امن و امان قائم رکھیں اور جزیہ ادا کریں۔ باوجودیکہ اُن کی صدرِ عدالت فیصلہ کر سکتی تھی کہ ایک قیدی کو موت کی سزا ملنی چاہیے لیکن موت کا حکم جاری کرنے کا حق صرف رومی عدالت کو تھا۔ چنانچہ یسوع پر دو الگ الگ مقدمہ چلائے گئے ایک یہودی یعنی مذہبی اور دوسرا رومی یعنی سرکاری۔ ہر مقدمہ میں تین پیشیاں ہوئیں۔ یہودیوں کے مذہبی مقدمے کے دوران پہلی پیشی حنّا کے سامنے ابتدائی تحقیقات کیلئے ہوئی۔ حنّا بہت سال تک سردار کاہن رہا تھا اور یہودی اب تک اُسے شریعت کے مطابق وہی حیثیت دیتے تھے۔ وہ عمر رسیدہ اور بہت بااثر انسان تھا۔ چند سوالات کے بعد حنّا نے مسیح کو کائفا کے پاس بھیج دیا لیکن اِس سے پہلے نہیں کہ اُس کے جسم پر پہلی وحشیانہ ضرب لگائی گئی۔ بائیبل مقدس میں یوحنا 18 باب اُسکی 19 سے 24 آیت تک لکھا ہے۔ "سردار کاہن نے یسوع سے اُسکے شاگردوں اور اُسکی تعلیم کی بابت پوچھا۔ یسوع نے اُسے جواب دیا کہ میں نے دُنیا سے علانیہ باتیں کی ہیں۔ میں نے ہمیشہ عبادتخانوں اور ہیکل میں جہاں سب یہودی جمع ہوتے ہیں تعلیم دی اور پوشیدہ کچھ نہیں کہا۔ تُو مجھ سے کیوں پوچھتا ہے؟ سننے والوں سے پوچھ کہ میں نے اُن سے کیا کہا۔ دیکھو اُن کو معلوم ہے کہ میں نے کیا کیا کہا۔ جب اُس نے یہ کہا تو پیادوں میں سے ایک شخص نے جو پاس کھڑا تھا یسوع کے طمانچہ مار کر کہا تُو سردار کاہن کو ایسا جواب دیتا ہے؟ یسوع نے اُسے جواب دیا کہ اگر میں نے بُرا کہا تو اُس بُرائی پر گواہی دے اور اگر اچھا کہا تو مجھے مارتا کیوں ہے؟ پس حنّا نے اُسے بندھا ہوا سردار کاہن کائفا کے پاس بھیج دیا۔"

دوسری مذہبی پیشی کائفا کے سامنے ہوئی اور پہلی پیشی سے کہیں زیادہ اہم تھی۔ کائفا حنّا کا داماد تھا اور بالفعل وہی سردار کاہن تھا۔ اِس حیثیت کے مطابق وہ صدرِ عدالت کا صدر تھا صدرِ عدالت کا کوئی اجلاس سورج کے طلوع سے پہلے خلافِ قانون ہوتا تھا۔ لیکن ظاہری امر ہے کہ حکام حاضر تھے

تاکہ عملی طور یسوع کے خلاف سزا کے حکم کا فیصلہ اِس سے پہلے ہو کہ عوام اپنے کام کاج پر باہر نکل آئیں۔ یسوع پر معقول جرم لگانا مشکل تھا۔ کئی بے سروپا الزام تراشے گئے لیکن گواہ آپس میں متفق نہ ہوسکے اور یسوع نے پُرعجب خاموشی قائم رکھی۔ استغاثہ کی تمام کاروائی کو ناکامی کے خطرے میں دیکھ کر کائفا نے فیصلہ کیا کہ اسکو مجبور کروں گا کہ وہ خود اپنے آپکو مجرم ٹھہرائے۔ "کیا تو اُس ستودہ کا بیٹا مسیح ہے؟" اب تک مسیح بالکل خاموش رہا تھا۔ مگر یہ سوال سننے کے بعد وہ مزید خاموش نہیں رہ سکتا تھا۔ اِس لئے اُس نے جواب دیا "ہاں میں ہوں" "کفر" کائفا چلا اُٹھا۔ مخالف منصفین نے ہاں میں ہاں ملائی کہ "وہ قتل کے لائق ہے"۔ بائبل مقدس میں مرقس ۱۴ باب اُسکی 56 سے 65 آئیت تک لکھا ہے۔ "کیونکہ بہتیروں نے اُس پر جھوٹی گواہیاں تو دیں لیکن اُن کی گواہیاں متفق نہ تھیں۔ پھر بعض نے اُٹھکر اُس پر یہ جھوٹی گواہی دی کہ ہم نے اُسے یہ کہتے سُنا ہے کہ میں اِس مقدس کو جو ہاتھ سے بنا ہے ڈھاؤنگا اور تین دن میں دوسرا بناؤنگا جو ہاتھ سے نہ بنا ہو۔ لیکن اِس پر بھی اُن کی گواہی متفق نہ نکلی۔ پھر سردار کاہن نے بیچ میں کھڑے ہو کر یسوع سے پوچھا کہ تو کچھ جواب نہیں دیتا؟ یہ تیرے خلاف کیا گواہی دیتے ہیں؟ مگر وہ خاموش ہی رہا اور کچھ جواب نہ دیا۔ سردار کاہن نے اُس سے پھر سوال کیا اور کہا کیا تو اُس ستودہ کا بیٹا مسیح ہے؟ یسوع نے کہا ہاں میں ہوں اور تم ابنِ آدم کو قادرِ مطلق کی دہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں کے ساتھ آتے دیکھوگے۔ سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا اب ہمیں گواہوں کی کیا حاجت رہی؟ تم نے یہ کفر سُنا۔ تمہاری کیا رائے ہے؟ اُن سب نے فتویٰ دیا کہ وہ قتل کے لائق ہے۔ تب بعض اُس پر تھوکنے اور اُسکا منہ ڈھانپنے اور اُسکے مکے مارنے اور اُس سے کہنے لگے نبوت کی باتیں سُنا! اور پیادوں نے اُسے طمانچے مار مار کر اپنے قبضہ میں لیا۔"

جب یسوع گرفتار ہوا تو یقیناً آدھی رات گزرے تھوڑا وقت ہوا ہوگا۔ ابھی پو پھٹنے میں کچھ وقت باقی تھا۔ اِس عرصہ کے دوران کہ مکمل صدرِ عدالت جمع ہو اُس نامزاحم قیدی کا وحشیانہ طور پر ٹھٹھا اُڑایا جا رہا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یسوع کا اپنے ظلم و ستم سہنے اور کاری زخم کھانے کا کیا مقصد تھا؟ یہی کہ برگشتہ و آوارہ انسان جو اپنی طاقت سے اپنے گناہوں پر غلبہ نہیں پا سکتا۔ الٰہی قوت سے معمور ہو کر شیطان پر فتح پائے۔ آئیے اپنی باغیانہ روش سے کنارہ کرکے مسیح کی جلالی اور درد بھری آواز کی طرف متوجہ ہوں۔ جو نہ جانے کب سے فضاؤں میں گونج رہی ہے۔

S.NO 10. DUR 0.55, 4.48 - گیت ۷ کس قدر ظلم وستم تو نے سہے

الٰہی آپ نے اِس پروگرام میں یہوداہ اسکریوتی کی اپنے آقا سے چاندی کے چند
سکّوں کے عوض غداری اور مذہبی مقدمہ کے تحت ہونے والی پہلی دو پیشیوں کے بارے
میں سُنا ۔ ہم اپنے اگلے پروگرام میں رومی یعنی سرکاری مقدمے کے تحت پیلاطوس اور ہیرودیس
کے سامنے ایک معصوم اور بے گناہ کی پاک شخصیت کو مجروح کرنے کا بزدلانہ بیان سُنیں گے ۔
ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے
کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے
اور کلامِ الٰہی کے گہرے مطالعہ کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس
پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 91
طلب کریں ۔ پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر
میں کریں گے ۔
یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مل جائیگا .

اب اجازت دیجئے
خدا حافظ